ماشاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنتہ کلام بلاغت نظام حافظ شیریں بیاں ہر دلعزیز نکتہ داں

حصہ اول

دیوان حافظ نعتیہ

المعروف

دیوان مناجات عزیز

بسنہ ۱۳۵۵ھ

جناب مولانا مولوی حافظ عزیز الدین صاحب دہلوی بفرمائش برادر عزیز

مولوی حکیم ضیاء الدین صاحب مہتمم مطبع

قیمت فی جلد ۲۰/ (مطبوعہ خواجہ پریس دہلی)

دیباچہ کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی رسولہ ونبیہ

حمد صلوٰت کے بعد بندۂ مسکین محمد عزیز الدین چشتی صابری قادری نقشبندی دہلوی خلف شیخ حافظ جلال الدین قریشی مرحوم ومغفور ارباب دانش وبینش کی خدمت میں گذارش پرداز ہے کہ اس زمانۂ شر وفساد میں اس کثرت سے مسلمانوں میں افراط وتفریط پیدا ہوگئی ہے کہ الاماں جو لوگ کہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دم بھرتے ہیں اور بصورت نظم مدح سرائی اور نعت گوئی کرتے ہیں جو وقت تعلی کی لیتے ہیں معاذ اللہ مرتبۂ رسالت کو درجۂ خدائی تک پہنچا دیتے ہیں اور جب ذکر فضائل پر آتے ہیں تو انبیاء اولو العزم کی حقارت اور کسر شان پر اتر آتے ہیں۔ ان وجوہ پر نظر کرکے حذاقت پناہ طبابت دستگاہ سرآمد اطباء ذی الکرم برادر گرامی قدر محترم حکیم حافظ مولوی ضیاء الدین صاحب دہلوی سلمہ الواہب پروپرائٹر مظفرنگر صانہ اللہ عن الشر کی فرمائش سے بندۂ خاکسار نے چند غزلیں نعت ومناجات افراط وتفریط سے بچتے ہوئے تصنیف کیں اور باوجود عدم قابلیت کہ فن شعر سے اس خاکسار کو چنداں مناسبت نہیں محض ابتغاء لوجہ اللہ اس سرمایہ آخرت کو عام اہل اسلام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ مدح رسول میں حد سے بڑھ جانے والے لوگوں کے لئے مشعل ہدایت اور بندۂ بے سر وسامان کے لئے توشۂ آخرت ہو۔ امید کہ اصحاب سخن وارباب فن میرے اس عذر کو قبول فرماتے ہوئے میری لغزشوں اور بشری غلطیوں سے چشم پوشی فرمائیں گے۔

فالعذر عند کرام الناس مقبول فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد باری تعالیٰ

کس سے توحید ایزدی ہو بیاں — کس سے توصیف سرمدی ہو عیاں
اے قدیم الوجود بے ہمتا — ذات تیری ہے واحد و یکتا
فرش سے عرش تک ترا غل ہی — تو ہی دانائے ہر جزو کل ہے
ذرے ذرے میں نور ہے تیرا — ہر کلی میں ظہور ہے تیرا
پھیلی تیری زمانے میں توحید — کفر و باطل کی ہو گئی تردید
درد دل کا تو ہی مداوا ہے — تو ہی ملجا ہے اور ماویٰ ہے
بے کسوں کا تو ہی سہارا ہی — تو ہی فریاد رس ہمارا ہے
دو جہاں کا ہے پالنے والا — ڈوبتوں کا سنبھالنے والا
ساری دنیا کا تو ہی داتا ہے — تیرے نغمے ہر ایک گاتا ہے
تو رفیق غم و مصیبت ہے — تو شفیق دل ہزیمت ہے
تیرا انعام عام ہے سب پر — تیرا احسان تام ہے ہم پر
ساری دنیا سے تو نرالا ہے — تیری ہی شان سب سے اعلیٰ ہے
تجھ پہ روشن ہے ہر خفی و جلی — تیرا محتاج ہر نبی و ولی
تو ہی آقائے ہر دو عالم ہے — تو تجلائے مہر اعظم ہے

علم عالم یہ تیرا حادی ہے — تو ہی مسجود ہر سما دی ہے
ناصر و حافظ و رحیم و کریم — رازق و خالق و سمیع و علیم
مارتا ہے تو ہی جلاتا ہے — کام بگڑی ہوئی بناتا ہے
تو ہی باقی ہے اور فانی ہیں — چیزیں دنیا کی آنی جانی ہیں
تو ہے معبود اور خالق ہے — جملہ عالم کا تو ہی رازق ہے
جب کہ ظلمت ہوئی جہاں میں کثیر — حق نے روشن کیا سراج منیر
پھیلی کفار کی جو بے ادبی — بھیجا تو نے محمد عربی
وہ نبی جو کہ حق کا پیارا ہے — سب کی آنکھوں کا جو کہ تارا ہے
وہ نبی جس کا بول بالا ہے — جس کا رتبہ ہر ایک سے اعلیٰ ہے
آ کے اصلاح کی زمانے کی — کنجی دی علم کے خزانے کی
روکا سب کو قمار بازی سے — ٹوکا عربوں کی جعل سازی سے
اور دختر کشی سے بھی روکا — لڑنے بھڑنے سے بھی انہیں ٹوکا
کذب و غیبت و افترا سازی — قتل و غارت و فتنہ پردازی
نکل گئے بندے سارے شیطاں کے — بن گئے بندے خاص رحماں کے
پھیلا سارے جہاں میں امن و اماں — ہوئے شاداں تمام پیر و جواں
رسم کفار کی مٹا ڈالی — دین اسلام کی بنا ڈالی
جب کہ مانا انہیں رسول اللہ — پڑھ لیا لا الٰہ الا اللہ

ختم کر اب کلام اے حافظ
تو نہ بن زیادہ ناصح و واعظ
مومنو سب پڑھو درود منیر — تاکہ ہو رحمت خدا کثیر

غزل

جو فنا ہوا تو ملی بقا تری شان جل جلالہ
جو خودی مٹی تو ملا خدا تیری شان جل جلالہ

مہ و خور میں تیرا ہی نور ہے تیرا ہر کلی میں ظہور ہے
تیرا جلوہ دیکھا ہر ایک جا تری شان جل جلالہ

تو رگ گلو سے قریب ہے تری شان سب سے عجیب ہے
جو کہ تو نے چاہا وہی ہوا تری شان جل جلالہ

تجھے دیکھا شعلہ نار میں تجھے پایا گوشہ غار میں
نہیں پھر بھی تیرا نشان بتا تری شان جل جلالہ

ہے زبان طوطی پہ تو ہی تو ہی ہر اک کو تیری ہی جستجو
جو پتا ملا تو یہی ملا تری شان جل جلالہ

ہے وجود تیرا ہر ایک جا وڈاتلک نہ لگا پتا
تو نظر سے سب کی چھپا رہا تری شان جل جلالہ

تجھے دیکھا جائے شجر شجر تجھے ڈھونڈھا جائے حجر حجر
ترا جلوہ دونوں مکاں میں تھا تری شان جل جلالہ

ترا بندہ حافظ ناتواں تری جستجو میں ہی ہر زباں
ہو قبول اس کی بھی التجا تری شان جل جلالہ

ہر ذرہ ترے علم سے مستور نہیں ہے
ہر چیز ترے حکم سے مفرور نہیں ہے

ساکن ترے فرمان سے یہ فرش زمیں ہے
کیا چرخ ترے حکم پہ مامور نہیں ہے

وہ کون سا عقدہ ہے جو حل ہو نہیں سکتا
قادر ہے تو ہر امر پہ مجبور نہیں ہے

مالک ہے تو خالق ہے تو ناصر بھی تو ہی ہے
کیا لوح پہ عظمت تری مسطور نہیں ہے

بے مثل تری ذات ہے اوصاف میں یکتا
واللہ تجھے شرک تو منظور نہیں ہے

جو تیرے سوا اور کو معبود بنائے
مشرک ہوا دوزخ سے وہ کچھ دور نہیں ہے

تو بر و بحر میں ہے تو ہی شمس و قمر میں
کیا نور سے عالم ترا معمور نہیں ہے

شاہد ترے ہر ذرہ خورشید و گہر ہیں
کیا خلقت عالم تری مشہور نہیں ہے

ڈھونڈے سے نہ پائی کوئی جا ذکر سے خالی
کیا دونوں جہاں میں تیرا ذکر نہیں ہے

ساقی مئے وحدت کو تری روز ازل سے
وہ کون ہے پی کر کے جو مخمور نہیں ہے

واجب ہے ترا شکر ہر اک آن خدایا
کافر ہے وہ نعمت کا جو مشکور نہیں ہے

حافظ بھی ہے طالب تیرے الطاف و کرم کا
افضال و کرامت کچھ یہ مستور نہیں ہے

نعت حضرت سرور کائنات صلعم

وہ نور باری خدا کا پیارا ادا سے جلوے دکھا رہا ہے
وہ کافروں کو بلا بلا کر کلام رب کا سنا رہا ہے

جہاں میں آکر بتوں کو توڑا خدا سے بندوں کا رشتہ جوڑا
رسوم باطل مٹا مٹا کر خدا کا رستہ دکھا رہا ہے

عرب میں پھیلی تھی ایسی نفرت رہی تھی باقی نہ کچھ بھی الفت
کلام حق وہ سنا سنا کر سبھوں کو یکدل بنا رہا ہے

تھا قتل و غارت کا کام انکا تھا گلہ بانی کا جن کا پیشہ
رموز حکمت سکھا سکھا کر عرب کو یوناں بنا رہا ہے

وہ زندہ در گور کرتے دختر ذرا نہ آتا تھا رحم انپر
وہ وعظ و قرآن سنا سنا کر دلوں کی سختی مٹا رہا ہے

وہ باغ جنت کی سیر کر کے وہ نار دوزخ کو دیکھ کر کے
وہ حال محشر سنا سنا کر عذاب حق سے ڈرا رہا ہے

وہی ہے حافظ شفیع تیرا وقت شب جو خدا کا پیارا
وہ اپنے آنسو بہا بہا کر ہماری بخشش کرا رہا ہے

حمد باری تعالیٰ

اے دو جہاں کے والی مالک ہے نام تیرا
کرتا ہے ذکر عالم ہر صبح و شام تیرا

تھا کفر کا اندھیرا پھیلا ہوا جہاں میں
روشن ہوا جہاں جب اترا کلام تیرا

عقبےٰ میں اس بشر کو کس بات کا ہے خطرہ
دنیا میں جو رہا ہے ہو کر غلام تیرا

ہستی سے تیری منکر ہو کیسے کوئی کافر
تیرے وجود پر ہے شاہد نظام تیرا

اس سے بھی اور زیادہ کیا ہے دلیل روشن
پہنچا یا ہر نبی نے ہم تک پیام تیرا

اے دل تو نام باری ہر سانس میں لیا کر باقی ہے اس جہاں میں جبتک قیام تیرا

حاصل ہو تجھ کو حافظ دارین کی مسرت
کر لیں قبول حضرت گر اک سلام تیرا

در نعت اصحاب کبار

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو بندوں کی حق تک رسائی نہ ہوتی

نہ ہوتے ابو بکر ہمراہ حضرت
تو قراں میں مدح سرائی نہ ہوتی

نہ عادل اگر ہوتے فاروق اعظم
تو مظلوم کی داد خواہی نہ ہوتی

جو ترتیب قراں عثماں نکرتے
تو مخلوق کی رہنمائی نہ ہوتی

نہ ہوتے علی تاجدار ولایت
تو رسم درہ پارسائی نہ ہوتی

نہ حسنین درجہ شہادت کا پاتے
شہیدوں کی عزت فزائی ہوتی

نہ ہوتے اگر شافع حشر احمد
تو حافظ ہماری رہائی نہ ہوتی

در معرفت و توحید تعالیٰ

کبھی اے وجود قدیم ذات نظر آ مجاز د حصار میں
ترے جو کہ طالب دید ہیں وہ نہیں ہیں حد شمار میں

تجھے جا کے ڈھونڈوں کہاں کہاں تر اکچھ نہیں ہے پتہ نشاں
کبھی آیا خواب میں ناگہاں کبھی دیکھا صورت نار میں

ہوا نہیں کسی پہ تو جلوہ گر ہوا ہر کسی سے وہ بے خبر
گیا کوئی گنبد چرخ پر کوئی جلوہ ریز مزار میں

پڑی اک جھلک تری طور پر ہوا ٹکڑے ٹکڑے وہ سر بسر

گرے موسیٰ دیکھ پہاڑ پر ہے دیر تک وہ خمار میں

تو ضیاء ظاہر و باطنی مہ و خور میں تیری ہی روشنی

ہے جہاں میں جتنی فنا فنی وہ ہے تیرے ہی امر و خیار میں

ترا جلوہ چمن میں ہے چار سو ہے زباں پہ طوطی کی تو ہی تو

نظر آیا جس کو تو ہو بہو وہ نہیں ہے صبر و قرار میں

گیا باغ میں جو چمن تلک ندا آئی غیب سے یک بیک

ہے چمن میں کس کی لہک مہک ہے اسی کی ضو گل خار میں

کیا ذکر و شغل جو ایک جا تو وہاں سے آنے لگی صدا

تجھے کیا ملے گا او بے حیا کہ نہیں ہے دل ترا یار میں

نظر آیا جب کہ یہ ماجرا ہمیں حافظا یہ پتہ چلا

ہمہ اوست ہے وہی دلربا نہیں غیر دار و دیار میں

قصیدہ

حبیب خدا زیب منبر تمہیں ہو
رسولوں کے سرتاج و سرور تمہیں ہو

خدائی کے قبلہ زمانے کے کعبہ
دو عالم کے ہادی و رہبر تمہیں ہو

کتابوں میں آمد کی جن کی خبر تھی
وہ ختم رسالت سراسر تمہیں ہو

ہوئی جن کی آمد سے دنیا منور
وہ شمس الضحیٰ بدر انور تمہیں ہو

پلائیں گے محشر میں جو جام کوثر
ولا ریب ساقی کوثر تمہیں ہو

کریں گے جو امت کی حق سے شفاعت
شفیع الورا روز محشر تمہیں ہو

وہ مژدہ خلیل و نوید مسیحا
مقرر تمہیں ہو مقرر تمہیں ہو

یہ حافظ بھی ہے آپ کا نام لیوا
کہ سایہ فگن اس کے سر پر تمہیں ہو

نعت

بدلیاں رحمتوں کی برسنے لگیں۔ رحمت العلمین بن کے آیا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — کیسا پیارا دولارا ہمارا نبی
اور نبیوں کی ہوتی رہیں بدلیاں — چاند بدلی سے نکلا ہمارا نبی
وہ لاریب جنت میں داخل ہوا — پڑھا جس نے کلمہ تمہارا نبی
گنہگاروں کے واسطے بالیقین — شفیع الوریٰ بن کے آیا نبی
ہیں کیوں قمریاں آج نغمہ سرا — کیا بنکر کے دولہا یہ آیا نبی
خدا نے تیرا وصف قرآں میں — کہا ہے سراجاً منیرا نبی
جہاں آپ سے سارا روشن ہوا — کہ شمس الضحیٰ حق نے بھیجا نبی
عرب تھا جہالت میں ضرب المثل — پلٹ دی سبھی اس کی کایا نبی
بجھی آگ آتشکدوں کی تمام — عجب آب رحمت کا لایا نبی
وہ تخت شیاطین الٹا ہوا — بجا جب کہ ڈنکا تیرا یا نبی
محمد کی بے شک عجب شان ہے — نہیں آیا اس شان والا نبی

ہوں حافظ کی پوری مرادیں تمام
کہ ہے آپ کا نام لیوا نبی

محمد مصطفیٰ اپنا بنا لو مجھ کو دیوانہ — مئے وحدت کا تم بھر کر پلا دو مجھ کو پیمانہ
عجب اک شان محبوبی دکھائی آپ نے آ کر — کوئی جاں دے نہ امیر کوئی تھا رخ یہ پروانہ
کیا اصحاب کو بے خود پلا کر بادۂ الفت — کیا اغیار کو اپنا دکھا کر انداز جانانہ
عجب پر کیف ہے ساقی تری توحید کا ساغر — کہ پی کر یار بن جاتا ہے جو ہوتا ہے بیگانہ
شراب شوق پی پی کر دعا دیتا ہے ہر میکش — رہے تا حشر اے ساقی ترا آباد میخانہ
جہاں کی رہنمائی کو تو آیا شکل انساں میں — حقیقت گر سناؤں میں کہے گی خلق دیوانہ
یہی ہے آرزو میری کہ جب روضہ پہ جا پہنچوں — رکھوں گا آستانہ پر ترے میں سر کو نذرانہ

سوائے آپ کے ہرگز نہ ہوئے غیر کی نعت — خس و خاشاک شرکت سے ہو ظاہر ونگارستانہ
سراپا نور تھے حضرت نہیں تھا آپ کا سایہ — زباں تھی آپ کی شیریں طبیعت تھی حکیمانہ
یہی ہے التجا میری ادب سے یا رسول اللہ — دکھاؤ اپنے حافظ کو بھی وہ دربار شاہانہ

در معرفت وحدہٗ لا شریک لہٗ

نہیں بے ہودہ گرد کوچہ و بازار پھرتا ہوں — سخن مستانہ کہتا ہوں مگر ہشیار پھرتا ہوں
کبھی کعبہ میں جا دیکھا کبھی بتخانہ میں ڈھونڈا — میں شوق یار میں ہر دم قلندروار پھرتا ہوں
خیال شوق میں اس کے کبھی احرام جا باندھا — کبھی اس جستجو میں باندھکر زنار پھرتا ہوں
نہیں ملتا پتہ اس کا جہاں میں ہر جگہ ڈھونڈا — ہر اک جا کوہ و صحرا میں پئے دیدار پھرتا ہوں
شمع وہ ہے میں پروانہ وہ لیلیٰ ہے میں مجنوں ہوں — ہوں اس کا ایک دیوانہ میں عاشق زار پھرتا ہوں
وہ باقی ہے میں فانی ہوں وہ ذاتی ہے میں عارض ہوں — میں ہوں اک سایۂ ہستی پس دیوار پھرتا ہوں
میں ہوں اک ذات لاعنی وہ ہے اک ذات نورانی — میں ہوں اک خاک کا پتلہ کہ در در خوار پھرتا ہوں
وہ اعلیٰ ہے میں ادنیٰ ہوں وہ ہے مقصود کل عالم — میں ہوں اک طالب دنیا پس مردار پھرتا ہوں
میں طالب کور دیدہ ہوں وہ نزدیک گریباں ہے — میں اس کی جستجو میں جا بجا بیکار پھرتا ہوں
بلا ہے مجھکو تو دیر گراں ہے فرقت اب مجھپر — میں اپنی زندگی سے اندنوں بیزار پھرتا ہوں

نہایت بعد ہے تجھ میں اور اس میں حافظ بیکس
وہ آقائے دو عالم ہے میں بندہ وار پھرتا ہوں

نعتیہ ۵

شیدا ہے خدا تم پر اے یوسف بطحائی — قرباں ہے ترے رخ پر ہر صورت زیبائی
عالم کو کیا زندہ اے جان جہاں تم نے — بخشی ہے تمہیں حق نے اعجاز مسیحائی
احمد کی غلامی کو آتے تھے ملائک بھی — حاضر ہے سلامی کو اب قیصر کسرائی

حق نے تری باتوں میں بخشی ہے وہ شیرینی
سن سن کے ترا کلمہ کافر ہوئے شیدائی

پیدا نہ اگر ہوتے تم فخر بنی آدم
حق سے نہ کبھی ہوتی بندوں کی شناسائی

ساقی ترے روضہ پہ آیا جو زیارت کو
پی کر مئے وحدت بن جاتا ہے سودائی

در پند

اے خواجہ مدینہ میں حافظ کو بلا لیجئے
تا دیکھے وہاں جا کر وہ گنبد خضرائی

اے دل تو اپنے رب کی حمد و ثنا کیا کر
بندہ ہے نام تیرا تو بندگی کیا کر

بیہودہ بات منہ سے ہرگز نہ کہہ کسی کو
تو وقت پر نمازیں اپنی ادا کیا کر

تعلیم علم و دنیا تحصیل علم دیں میں
با اشتیاق کامل مشغول تو رہا کر

وقت عزیز اپنا مت رائگاں کر اے دل
ان لغو ناولوں کو ہرگز نہ تو پڑھا کر

مت دیکھ تو سینما مت کھو تو نیند اپنی
ہاں پچھلی رات اٹھ کر ذکر خدا کیا کر

بیکار عمر اپنی عصیاں میں مت تلف کر
ہر لحظہ قدر و عزت ہر وقت کی کیا کر

سری ہو یا کہ جہری قلبی ہو یا لسانی
ہر حال میں تو حافظ ذکر خدا کیا کر

نعت

ہمیں کیوں نہ ہو سب سے پیارا محمدؐ
خدا کا جو ہے وہ دلارا محمدؐ

وہ لاریب جنت میں داخل ہوا
پڑھا جس نے کلمہ تمہارا محمدؐ

ترستی ہے دیدار کو تیری امت
دکھا دے وہ صورت خدارا محمدؐ

ہے کشتی یہ امت کی منجدھار میں
خدارا اسے دو سہارا محمدؐ

بلا لو مجھے جلد اب تم مدینہ
نہیں آہ فرقت گوارا محمدؐ

وہ باتیں خدا کو جو محبوب تھیں
ہوئیں آپ سے آشکارا محمدؐ

پھریں گے یہ ہم حشر میں کہتے کہتے
کہاں ہے کہاں ہے ہمارا محمدؐ

بلا لو مدینہ میں حافظ کو شاہا — نہیں ہے یہاں اب گذارا محمدؐ

سب سے ہے برتر شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم — کیوں نہ ہوں ہم قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت آدم حضرت یحییٰ — دل سے ہیں سب خواہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روح الامین دربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب کے پیارے حق کے دولارے — شاہ ہمارے آنکھوں کے تارے

راہ ہدایت ہمکو بتائی رسم جہالت ہمسے چھڑائی — کیا کیا ہیں یہ فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہمکو خدا سے آکے ملایا علم شریعت ہمکو سکھایا — ہم پہ ہے یہ احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو داخل جنت وہ ہی بشر کب اسکو جلائے نار سقر — تابع جو ہوا فرمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں نہ ہوں قربان جن و بشر ہے معجزہ انکا شق قمر — ہے مصحف حق برہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ کی دعا ہے آٹھ پہر دھن اسکو لگی ہے شام و سحر
دکھلادے خدا ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذاکر ہے ہر بن مو سبحان تیری قدرت — جلوہ ہے تیرا ہر سو سبحان تیری قدرت

ہر گل میں ہر کلی میں ہے کس کا رنگ یارب — ہر گل میں کس کی خوشبو سبحان تیری قدرت

گلشن میں ہر شجر پر بلبل جو نغمہ زن ہے — کرتی ہے ذکر ہو ہو سبحان تیری قدرت

کیا صورتیں بنائیں جنپر جہاں ہے قرباں — کیا کیا بنائے گلرو سبحان تیری قدرت

یاد خدا میں ہر دم کیا مست ہیں کبوتر — کرتے ہیں ذکر یاھو سبحان تیری قدرت

سورج میں اور قمر میں کس کی یہ روشنی ہے — ہر جا یہ تیری ہے ضو سبحان تیری قدرت

خالق ہے تو جہاں کا مالک ہے انس و جانکا — ہے تو ہی سب کا دلجو سبحان تیری قدرت

لیتے ہیں نام تیرا سب مختلف زباں میں — کرتا ہے ورد تیہو سبحان تیری قدرت

ہر شخص میں نرالی حافظ رکھی ہے خصلت
ہر خو ہے کوئی خوشخو سبحان تیری قدرت

پڑ جائے گی جس پہ کہ تری اک نظر بھی
ہرگز نہ رہے ہوش اسے اور خبر بھی

ہے کونسی وہ جا کہ نہیں تیری ضیا ہی
روشن ہے ترے نور سے سورج و قمر بھی

کیا آب ہے دانتوں میں ترے اے شہ والا
شرمندہ ہوا لعل بھی مرجاں بھی گہر بھی

اللہ رے کیسی تھی پسینے میں وہ خوشبو
گلشن بھی معطر ہوا اور خار و ثمر بھی

رکھتا ہے جو دنیا میں کوئی آپ سے الفت
ہرگز نہ ستائے گی اسے نار سقر بھی

پڑھتا ہے درود آپ پہ خود خالق یزداں
پھر کیوں نہ پڑھیں جن و ملائک بھی بشر بھی

آتے ہیں قدمبوسی کو یاں جملہ ملائک
جھکتا ہے سلامی کے لئے ابر ادھر بھی

ہشیار ہو حافظ ہے یہی محفل حضرت
ہے آمد محبوب خدا شاہ بشر بھی

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ سوا ہو
گو جنس بشر سے ہو مگر نور خدا ہو

کس طرح سے محروم ہوں میں آپ کے در سے
مشہور ہے عالم میں کہ تم بحر سخا ہو

ساقی ترے در پر مئے وحدت کے پیاسے
آئے ہیں انہیں ساغر توحید عطا ہو

کر دیجئے دعا کچھ تو گنہگاروں کے حق میں
اللہ کے محبوب ہو مقبول دعا ہو

اس امت عاصی کے لئے بہر شفاعت
لائیں گے تشریف وہ جب روز جزا ہو

حاصل ہوا اسے قربت محبوب الٰہی
پڑھتا جو درود آپ پہ ہر صبح و مسا ہو

ہوا امت محبوب خدا شکر خدا کا
اے عاصیو گھبراؤ نہ گو جرم و خطا ہو

اندھیر تھا عالم میں ہوئی روشنی تم سے
تم دونوں جہاں کے لئے اک نور ضیا ہو

حافظ تری امید دو عالم میں بر آئے
ہر لحظہ اگر ورد زباں صلی اللہ ہو

کھلی جو آنکھیں تو ہم نے دیکھا احد سے احمد ملا ہوا ہے
یہی فرق اتنا کہ نور وحدت لباس بشری میں آ ہوا ہے

سنا جو قمری نے شور آمد ہوئی یہ کہکے نغمہ گویا
ہے انکا دنیا میں بول بالا کہ رتبہ انکا ہی سب سے اعلیٰ
ہے چہرہ انکا خدا کا مظہر ہے جسم انکا تمام خوشبو
وہ تاج لولاک سر پہ رکھکر وہ کہہ والشمس یا مدو خبیر
خدا کے بندو درود پڑھ کر سلام بھیجو سب انکے اوپر

خبر تھی آنیکی جس نبی کی یہ شور اسکا مچا ہوا ہے
انہیں کے دین کا ہر اک جگہ پر جہاں میں ڈنکا بجا ہوا ہے
گلوں میں گلشن کے جو مہک ہے پسینہ انکا بسا ہوا ہے
گئے جو جنت میں حوریں بولیں یہ کیسا دولہا سجا ہوا ہے
خدا ہی قرآں میں ہر جگہ پر انہیں کا مدحت سرا ہوا ہے

عجب ہے دنیا سرائے فانی نہیں ہے حافظ بقا کسی کو
خدا کو امت سپرد کر کے وہ راہی ملک بقا ہوا ہے

نہیں ہے جہاں میں مثال محمدؐ
نہیں جاتا محروم اس در سے سائل
کئے چاند کے ایک اشارہ میں ٹکڑے
گرے سب سلاطین قدموں میں ان کے
ہوئے ماند انوار شمس و قمر کے
ہوئے موم اور لائے ایمان کافر
پڑھو تم درود ان پہ دن رات پیہم
حرام اس پہ بیشک ہوئی نار دوزخ

ہیں محبوب عالم خصال محمدؐ
ہے مشہور جود و نوال محمدؐ
کروں کیا بیاں میں کمال محمدؐ
جو دیکھا انہوں نے جلال محمدؐ
پڑی جب ضیائے جمال محمدؐ
سنا جب کہ شیریں مقال محمدؐ
کہ ہے دولت بے زوال محمدؐ
رہا جو کہ محو خیال محمدؐ

تری مشکلیں ہوں سب آساں حافظ
وسیلہ رکھے گر یہ آل محمدؐ

مرغوب ہے کیا صل علیٰ نام محمدؐ
اللہ رے کیا آپ کا ہے رتبۂ اعلیٰ
مصری میں حلاوت ہے نہ ہے قند و عسل میں

آنکھوں کی جلا دل کی ضیا نام محمدؐ
خود نام خدا سے ہے ملا نام محمدؐ
میٹھا ہے مجھے سب سے سوا نام محمدؐ

حاصل ہو نجات اس سے ہر اک رنج والم سے
بیشک ہے ہر اک دکھ کی دوا نام محمدؐ

یٰسین ہے طٰہٰ ہے مزمل ہے مدثر
کس لطف سے اللہ نے لیا نام محمدؐ

رکھ نقش اسی کا تو سفر اور حضر میں
ہے دل کی شفا جاں کی غذا نام محمدؐ

ہے دافع ہر رنج و مصیبت یہی حافظ
رکھ ورد زباں صبح و مسا نام محمدؐ

اے ماہ ترے نور نے حیراں بنا دیا
نالاں بنا دیا کبھی شاداں بنا دیا

پھیلی ہوئی ہے کس کی زمانہ میں روشنی
سورج کو کس نے مہر درخشاں بنا دیا

احساں تمہارا بھولیں گے ہرگز نہ حشر تک
کافر سے تم نے ہمکو مسلماں بنا دیا

تعلیم نے قرآں کی اے فخر دو جہاں
ہم وحشیوں کو بیگان انساں بنا دیا

شیطاں کی غلامی میں ہم تھے پڑے ہوئے
تم نے ہی ہمکو بندۂ رحماں بنا دیا

ہے گلستاں میں تیرے پسینے کی بو بسی
کیا چمن کو عنبر افشاں بنا دیا

تیری نظر سے سالک و مجذوب بن گئے
حافظ کو تم نے اپنا مدح خواں بنا دیا

بطفیل سرور عالم ہوئے ارض و سما پیدا
ہمیں پیدا انکا ل پیدا ہوئی خلق خدا پیدا

انہیں کے واسطے سورج انہیں کیواسطے انجم
انہیں کیواسطے حق نے کئے صبح مسا پیدا

اندھیرا تھا جو دنیا میں ہوا کافور اکدم میں
ضیا بخش دو عالم وہ ہوئے شمس الضحیٰ پیدا

ہوئیں آساں ساری مشکلیں اقوام عالم کی
ہوئے عقدہ کشائی کیلئے مشکل کشا پیدا

جو شیطاں بہر گمراہی ہوا پیدا تو گیا ڈر ہے
جہاں کی رہنمائی کو ہوئے نور الہدیٰ پیدا

کسی کے واسطے موسیٰ کسی کے واسطے عیسیٰ
ہمارے واسطے حضرت محمد مصطفیٰ پیدا

نہ ہو مایوس اے حافظ تمنا تیری بر آئے
خدا نے ان کو عالم میں کیا بحر عطا پیدا

ہوے دل وصال خدا چاہئیے	تجھے الفت مصطفٰے چاہئیے
لگانے کو آنکھوں میں سرمہ کی جا	درِ خاک بدر الدجیٰ چاہئیے
اگر روشنی دل کی منظور ہے	سدا ورد صل علیٰ چاہئیے
نہ رکھہ دل میں دنیا کی کچھہ آرزو	مٹا کر خودی گر لقا چاہئیے
مٹانا خودی کا جو منظور ہو	تو پھر ذکر صبح و شام چاہئیے
پڑھو پنجگانہ نمازیں تمام	تجھے درد دل کی دوا چاہئیے

اگر شوق دیدار ہے حافظا
خدا سے ترا دل لگا چاہئیے

نعت

پردہ نہ تھا وہ صرف نظر کا قصور تھا	دیکھا تو جسم خاکی میں حق کا ظہور تھا
فرش زمیں سے عرش تلک تھی کی دھوم ہے	شمس و قمر میں دیکھا تو ان کا ہی نور تھا
وحشی تھے ہم کو آپ نے انساں بنادیا	توحید کبریا کا نہ عقل و شعور تھا
امن امان آپ سے عالم میں ہوگیا	پھیلا جہاں میں فتنۂ فسق و فجور تھا
تھا گلشن جہاں میں مسرت کا ماجرا	سرور ہر شجر ہے گروہ طیور تھا
کیوں کر نہ سجتے جائیں وہ لوگ جنتی ہیں	جن کو جناب پاک کا قرب و حضور تھا
جو دوست آپ کا ہے وہ اللہ کا دوست ہے	زبور کے صحیفوں میں بین السطور تھا
ساقی نے ہمکو ایسی پلائی مئے الست	تا حشر کم نہ ہوگا جو اس میں سرور تھا

حافظ خدا کو عاجزی بھی پسند ہے
شیطاں لعیں ہوا اسے کبر و غرور تھا

در موعظت و پند

کروں حمد رب العلا سب سے پہلے	میں لوں نام حق بر ملا سب سے پہلے

دلا گر خدا سے ملا چاہتا ہے
ہوئی پیچھے مخلوق پیدا خدا کی
قیامت میں جب جانچ عملوں کی ہوگی
خدا اس سے خوش ہونگے اس سے راضی
سفر میں حضر میں نہ چھوڑو نمازیں
مصیبت میں راحت میں رنج و الم میں
اگر تمکو مشکل کوئی پیش آئے

جو سنو نام حبیبِ تم رسولِ خدا کا + پڑھو سنکے صل علیٰ سب سے پہلے

تو کردے خودی کو فنا سب سے پہلے
ہوا نورِ شمس الضحیٰ سب سے پہلے
ہو پرسش نمازِ خدا سب سے پہلے
بوقتِ اذاں جو اٹھا سب سے پہلے
کرو پنج وقتی ادا سب سے پہلے
تو کر صبر و شکرِ خدا سب سے پہلے
کرو صبح اٹھکر دعا سب سے پہلے

اگر چاہے حافظ تو جنت میں جانا
تو کر ذکرِ صبح و مسا سب سے پہلے

بشرِ نورِ ربِ جہاں بن کے آیا
گرے سب سلاطین قدموں میں انکے
کئے مفسدوں کے فرو فتنے اس نے
نہ آئے گا کوئی نبی بعد ان کے
کہیں گے انہیں دیکھکر اہلِ محشر
ہوئے ان کے شیدا حسیناں عالم
بہت کافروں کو مسلماں بنایا
زمین پر نہیں اس کا سایہ تھا پڑتا
ہر اک سو سے کیسی مہک آرہی ہے
کیا آن کر زندہ مردہ دلوں کو
ہوا آپ سے ہی جہاں سارا روشن
ہوئے سرنگوں سب فصاحت سے انکی

شہنشاہ کون و مکاں بن کے آیا
وہ تاجِ شہ خسرواں بن کے آیا
وہ دنیا میں امن و اماں بن کے آیا
وہ ختمِ رسل بے گماں بن کے آیا
وہ دیکھو شفاعت کناں بن کے آیا
عجب عزتِ گل رخاں بن کے آیا
وہ ہادئ پیرِ مغاں بن کے آیا
کہ نورِ مجسم عیاں بن کے آیا
وہ گلزارِ عنبر فشاں بن کے آیا
وہ بیشک مسیحِ زماں بن کے آیا
وہ اخترِ و کہکشاں بن کے آیا
وہ سلطاں سیف زباں بن کے آیا

تیری مشکلیں ہوں گی آسان حافظ
وہ سب کے لئے لہریاں بنکے آیا

سلام

یا نبی صورت دکہا دو چہرہ سی برقعہ اٹھا دو   میری بگڑی کو بنا دو کلفت دنیا مٹا دو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

تمنے سوتوں کو جگایا تمنے مردوں کو جلایا   تمنے اللہ سے ملایا۔ تمنے دوزخ سی بچایا

یا نبی سلام علیک

آپ ہیں حق کے دلارے آپ ہیں سبکے پیارے   آپ ہیں آنکھوں کے تارے آپ ہیں سرور ہمارے

یا نبی سلام علیک

دلربا تشریف لائے رہنما تشریف لائے   مقتدا تشریف لائے مہ لقا تشریف لائے

یا نبی سلام علیک

گوہر درج عدن ہو صورت رشک چمن ہو   دافع رنج و محن ہو سیرت شیریں سخن ہو

یا نبی سلام علیک

باعث خلقت تمہیں ہو وارث جنت تمہیں ہو   واجب طاعت تمہیں ہو مورد رحمت تمہیں ہو

یا نبی سلام علیک

جن کا تھا چرچا یہی ہیں رب کے وہ دولہا یہی ہیں   سبکے وہ داتا یہی ہیں سبکے وہ آقا یہی ہیں

یا نبی سلام علیک

ساقی کوثر کہاں ہو شافع محشر کہاں ہو   نبیوں کے برتر کہاں ہو خلق کے سرور کہاں ہو

یا نبی سلام علیک

دا [illegible] امت خدارا کیجئے کچھ تو اشارا   دیجئے ہم کو سہارا تا کہ ہو جائے گذارا

یا نبی سلام علیک

حامی امت خبر لو موجب رحمت خبر لو   دافع زحمت خبر لو قاطع بدعت خبر لو

یا نبی سلام علیک

عاشق سائل کی سن لو سائل بسمل کی سن لو   حافظ بیدل کی سن لو بانی محفل کی سن لو

یا نبی سلام علیک

سلام دیگر

مصطفےٰ اسلام تم پر مجتبےٰ اسلام تم پر مرتضےٰ اسلام تم پر مقتدیٰ اسلام تم پر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ مقبول دعا ہیں آپ محبوب خدا ہیں آپ ممدوح ورا ہیں آپ محمود ثنا ہیں

یا نبی سلام علیک

آپ ہیں قرآن والے آپ ہیں سبحان والے آپ ہیں ایمان والے آپ ہیں عفران والے

یا نبی سلام علیک

آپ کی امت یہ ساری آپ پر قربان واری کہتی ہے با آہ وزاری ٹالئے مشکل ہماری

یا نبی سلام علیک

صاحب سیف زباں ہو موجب کون و مکاں ہو وارث ہر دو جہاں ہو واقف سر نہاں ہو

یا نبی سلام علیک

باعث خلقت تمہیں ہو والیٔ امت تمہیں ہو وارث جنت تمہیں ہو مور رحمت تمہیں رہو

یا نبی سلام علیک

آپ گلزار مدینہ رحمت حق کا خزینہ یا شفیع المذنبین تھامئے میرا سفینہ

یا نبی سلام علیک

حافظ خستہ تمہارا آپکی فرقت کا مارا رنج و غم میں ہے بیچارا لو خبر اس کی خدارا

یا نبی سلام علیک

معراج سرور عالم

فرش سے عرش تک نور ہی نور ہے واہ کیا پرضیا آج کی رات ہے

چرخ پر کس کی آمد کا ہے غلغلہ کون دولہا بنا آج کی رات ہے

یہ رضوان جنت کو پہنچی خبر کہ حوریں ہو آراستہ سر بسر

ہمنا ہے اس جا وہ خیر البشر جو مدعو ہوا آج کی رات ہے

ہوا پھر یہ فرمان رب جلیل ادب سے یہ کہہ جا کے اے جبرئیل

چلئے چلئے شہنشاہ حق کے خلیل بلا وا مرا آج کی رات ہے

یہ جبریل بولے کہ خیر الانام براق جناں لایا ہوں تیز گام
سوار ہو جیئے اس پہ با احترام کہ رب کی لقا آج کی رات ہے

ہوئے ام ہانی کے گھر سے سوار گئے آپ با اقصیٰ وہ عالی وقار
وہاں کے رسولوں کے والا تبار بنے پیشوا آج کی رات ہے

اڑے لے کے روح الامیں چرخ پر کھلے سب در آسماں جلد تر
ہوئی مرحبا کی صدا بیشتر کہا دلربا آج کی رات ہے

گئے تا بہ سدرہ جو روح الامیں کہا آپ سے اس نے اے شاہ دیں
بس اب مجھ میں اڑنے کی طاقت نہیں تو مجھ سے جدا آج کی رات ہے

اگر یک سر موئے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم
تو کر عفو اے خواجۂ ذوالکرم کہ قرب خدا آج کی رات ہے

ہوئے سدرہ سے پھر وہ رف رف نشیں تو پہنچے وہ اک دم میں عرش بریں
ہوئے ہمکلام خدا شاہ دیں یہ رتبہ ملا آج کی رات ہے

وہ روشن تھا عالی دماغ آپ کا نہ تھا شوق کچھ نہر اور باغ کا
لگا سرمہ آنکھوں میں مازاغ کا پہنچے عرش علیٰ آج کی رات ہے

ہوا حق سے قرب آپ کو اس قدر جو قوسین کے گوشے باہم دگر
ندا تھی یہ پیارے ہو نزدیک تر مقام دنیٰ آج کی رات ہے

ہوئے قاب قوسین جوں وہ قریب ندا آئی حق سے کہ میرے حبیب
ہوئی آج امت تری خوش نصیب یہ تحفہ ملا آج کی رات ہے

ہو امت گناہوں میں گر مبتلا تو بخشوں گا میں اس کے جرم و خطا
جو تیرا ہوا ہے وہ میرا ہوا یہی فیصلہ آج کی رات ہے

یہ حافظ بھی اے شاہ ہر دوسرا یہی رکھتا ہے آپ سے مدعا
دم مرگ ایماں پہ ہو خاتمہ یہی التجا آج کی رات ہے

یعنی الفت رہی دونوں میں جو لیلیٰ مجنوں
سہرا
تا کہ ہو شجرۂ امید بر آور سہرا

زیب دیتا ہے یہ دولہا ترے رخ پر سہرا
باندھا پریوں نے نرے شوق سے سر پر سہرا

لائیں ہیں خلد کے گلزار سے حوران جناں
تازہ گلہائے بہشتی سے بنا کر سہرا

سات دریا سے ترے سہرے کو لا کر موتی
گوندھا پریوں نے بہت شوق سے بہتر سہرا

آئے ہیں دور سے سہرہ کی زیارت کیلئے
مرحبا کہتے ہیں وہ رخ سے ہٹا کر سہرا

رخ تاباں کو ترے دیکھ حسینان جہاں
نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں چھو کر سہرا

ہو گیا بیلا چنبیلی سے بھی گلشن خالی
ایسا گوندھا ترا مالن نے یہ پڑھ کر سہرا

ہو گئی سہرے کی خوشبو سے معطر محفل
لائی جب گوندھ کے مالن یہ گل تر سہرا

دولہہ سہرا ترے سر پر یہ مبارک ہووے
تہنیت دیتی ہے سب بزم یہ سن کر سہرا

تھا ابد مجوری ہی اور بہم میں الفت • باندھا ہی سورۂ اخلاص کو پڑھ کر سہرا

کیوں نہ ہو محفل احباب میں شہرت حافظ
لایا ہے گوہر نایاب پرو کر سہرا

نعت

جب کہ پیدا وہ شاہ زماں ہو گیا ہے
اک جہاں رونق گلستاں ہو گیا

دونوں عالم میں وہ نور شمس الضحیٰ
ضو فشاں ضو فشاں ضو فشاں ہو گیا

سن کے آمد کی ان کی خبر گلستاں
گلفشاں گلفشاں گلفشاں ہو گیا

جو تشریف لائے نبی ہر بشر
شادماں شادماں شادماں ہو گیا

جو شیدا ہوا ان کا وہ ہے جنتی ہے
بے گماں بیگماں بیگماں ہو گیا

خلق سے آپ کے کافر سنگدل
مہرباں مہرباں مہرباں ہو گیا

قدوم مبارک سے سارا جہاں
پراماں پراماں پراماں ہو گیا

ہر اک جن و انساں کا خلق نبی
دلستاں دلستاں دلستاں ہو گیا

حافظ نعت خواں آپ کے عشق میں
نیم جاں نیم جاں نیم جاں ہو گیا

دیگر

جو عشق محمد کا مزا پائے ہوئے ہیں
وہ دولت کونین کو ٹھکرائے ہوئے ہیں

آ جائیں اگر خواب میں وہ شاہ دو عالم
کھل جائیں گے وہ پھول جو کمہلائے ہوئے ہیں

پی کر مئے وحدت کا ترے ایک ہی ساغر
ہم ہوش فراموش ہیں چکرائے ہوئے ہیں

[illegible] کیا بال ہیں اس زلف دوتا کے
ناگن کی طرح شانوں پہ بل کھائے ہوئے ہیں

اے مومنو دن رات پڑھو صل علےٰ تم
ہو جائیں گے دل صاف جو زنگ کھائے ہوئے ہیں

تم خواب میں وہ صورت زیبا تو دکھا دو
جس پر کہ حسینوں کے بھی دل آئے ہوئے ہیں

حافظ نہیں امت کو خطر نار سقر کا
امید شفاعت پہ سب اترائے ہوئے ہیں

دیگر

محمد مصطفےٰ اصل علیٰ کی آج محفل ہے
رسول مجتبےٰ اصل علیٰ کی آج محفل ہے

ملایک حور و غلماں میں فلک پر شور ہے برپا
چلو نور خدا اصل علیٰ کی آج محفل ہے

چمن میں ہر طرف کیوں آج یہ شور عنادل ہے
کہا خیر الورا اصل علیٰ کی آج محفل ہے

زمیں سے عرش تک کیوں آج ہے سارا جہاں روشن
یہ شمس الضحیٰ اصل علیٰ کی آج محفل ہے

مٹا کر کفر و بدعت کو جہاں میں دین پھیلایا
پیارے رہنما اصل علیٰ کی آج محفل ہے

درود اے مومنو تم سب پڑھو دن رات حضرت پر
تمھارے پیشوا اصل علیٰ کی آج محفل ہے

ادب سے با وضو بیٹھو ملایک یاں پہ آتے ہیں
مقدس مقتدا اصل علیٰ کی آج محفل ہے

مرادیں دل کی بر آئیں تری اے حافظ مسکیں
شہ ہر دو سرا صل علیٰ کی آج محفل ہے

در بیان فضایل درود شریف

ہر درد کی دوا ہے صل علیٰ محمد
ہر مرض کی شفا ہے صل علیٰ محمد

اے مومنو پڑھو تم دل کر درود ان پر
اللہ کی رضا ہے صل علیٰ محمد

تربت میں جبکہ مجھکو [illegible] دوستو دہرو تم
پڑھنا تمھیں روا ہے صل علیٰ محمد

پاکیزہ ہوں دل و جاں ہو محو ساری عصیاں
اکسیر ہر بلا ہے صل علیٰ محمد

جنت میں وہ بسیگا دوزخ سے وہ بچے گا
جو ورد کر رہا ہے صل علیٰ محمد

ایماں ہوا سکو حاصل ہو زنگ قلب زائل
جس دل میں بس گیا ہے صل علیٰ محمد

حضرت کا نام نامی جس سے سنو اسی آن — لازم تمہیں ہوا ہے صل علیٰ محمد
رحمت خدا کی کامل ہوتی ہے واں پہ نازل — جس جا پڑھا لکھا ہے صل علیٰ محمد

حافظ تری دعائیں ناکام کیسے جائیں
ہمراہ ہر دعا ہے صل علیٰ محمد

در فضیلت ذکر حضرت باری تعالیٰ

ندا اللہ ہی اللہ ہے صدا اللہ ہی اللہ ہے — دوا اللہ ہی اللہ ہے شفا اللہ ہی اللہ ہے
صفائی دل کی ہوتی ہے خدا کا نام لینے سے — پڑھا کر رات دن اکثر دلا اللہ ہی اللہ ہے
اگر ہو دل میں تاریکی تو لیوے نام اللہ کا — جہاں میں ہر جگہ پھیلی ضیا اللہ ہی اللہ ہے
وہی اک بحر و بر میں ہے وہی تو شمس و قمر میں ہے — اسی سے ہوتی ہے دل کی جلا اللہ ہی اللہ ہے
عذاب قبر کا اس کو نہیں ہے بے گماں خطرہ — جو توشہ ساتھ اپنے لے چلا اللہ ہی اللہ ہے
گلوں میں اور غنچوں میں ہر اک جا تیرا چرچا ہے — کہ بلبل ہر شجر پر خوش نوا اللہ ہی اللہ ہے
گیا میں سیر کو اک دن وہاں دیکھا تو یہ دیکھا — ہر اک جا شور گلشن میں مچا اللہ ہی اللہ ہے
کسی سے رنج و غم اسکو نہیں پہنچیگا ہرگز بھی — جو رکھتا ورد ہر صبح و مسا اللہ ہی اللہ ہے
شجر میں اور حجر میں ماہ میں خورشید و انجم میں — زمیں سے عرش تک ہر جا بسا اللہ ہی اللہ ہے
نہیں دل سیر ہوتا ہے خدا کے ذکر سے صوفی — مقرر روح کی تیری غذا اللہ ہی اللہ ہے

عجب یہ نام شیریں ہے ہمیشہ ورد رکھ حافظ
کہ ہستی دو عالم کی بقا اللہ ہی اللہ ہے

در ذکر مدینہ طیبہ طاب ثراہ

پیارا ہے دل و جاں سے ہمیں دار مدینہ — ہے غیرت گلزار خیال خار مدینہ
ضو بخش تجلی جو ہوئی ماہ عرب کی — روشن ہوا ہر گھر در و دیوار مدینہ
پروا نہیں دل میں ذرا باغ جناں کی — ہو جائے میسر مجھے گلزار مدینہ
عشاق پریشاں نہ پھریں روز جزا میں — جب ہوں گے تلے عرش کی سرکار مدینہ
خجلت دہ خورشید ہے تیزی ضیا کی — وار ہوں اگر قلب پہ انوار مدینہ

آنکھیں مری مدت سے ہیں مشتاق زیارت
دکھلائے خدا خواب میں دیدار مدینہ

ہوں عالم بالا کے اسے راز نمایاں
مکشوف اگر دل پہ ہوں انوار مدینہ

ہوتی نہ خدا تک کبھی بندوں کی رسائی
تشریف اگر لاتے نہ مختار مدینہ

حافظ کا نہیں لگتا ہے دل ہند میں شاہا
کر لیجئے ہمسایۂ دربار مدینہ

ہمیں جان و دل سے ہے پیارا محمدؐ
خدائی کا پیارا ہمارا محمدؐ

ہوئے غرق ہم بحر عصیاں میں شاہا
ہمیں دو سہارا خدارا محمدؐ

دلوں کی مسرت ہے جانوں کی راحت
ہماری ہے آنکھوں کا تارا محمدؐ

نہیں ہم کو کچھ خوف روز قیامت
ہے کافی وسیلہ تمھارا محمدؐ

ہیں سردار سب مرسلوں کے وہ بیشک
خدا کا دلارا ہمارا محمدؐ

فلک پر ہے حور و ملائک کی تسکیں
زمیں پر ہے انساں کا یارا محمدؐ

کھڑے تشنہ لب ہیں ترے در پہ ساقی
پلا دو شراباً طہورا محمدؐ

ہے خالی عبادت سے دامان حافظ
دلا دیں گے مُلکاً کبیرا محمدؐ

چہرہ دکھا دو اے کملی والو
برقع اٹھا دو اے کملی والو

در در تمھارے پھرتے ہیں عاشق
کوچے میں جا دو اے کملی والو

اپنی محبت کا پیاسوں کو اپنے
ساغر پلا دو اے کملی والو

تیر الم سے زخمی ہوا دل
اس کی دوا دو اے کملی والو

قعر ذلت میں آکر گرے ہیں
بگڑی بنا دو اے کملی والو

ناؤ ڈبی منجدھار میں ہے
پار لگا دو اے کملی والو

دنیا کی کلفت عقبیٰ کی زحمت
ہم سے ہٹا دو اے کملی والو

دنیا نے ہم کو بھٹکا رکھا ہے
حق سے ملا دو اے کملی والو

حافظ تمھارا بے کل ہے شاہا
دوری مٹا دو اے کملی والو

ہمیں آ کے خواب میں دلربا جو جمال اپنا دکھا گئے
پڑے سوتے تھے کہ جگا گئے دل مردہ کو وہ جلا گئے

پڑی کالی کملی تھی دوش پہ تھی حروف چند زبان پر
کبھی تھا زبان پہ فاشفع کبھی کُنتُ کنزً سنا گئے

تھا پری جمال وہ دلربا تھا نکو خصال وہ مہ لقا
تھا شکر مقال وہ خوش ادا نہ پتا وہ اپنا بتا گئے

میں ادا سے ان کی سمجھ گیا کہ وہ تھے محمد مصطفےٰ
کبھی کہتے تھے . مدنی ہوں میں کبھی آ کے مکی بتا گئے

وہ عجیب خلد کے پھول تھے وہ ملیح حسن قبول تھے
وہ خدا کے پیارے رسول تھے کہ جو حق سے ہمکو ملا گئے

تھا عرب میں زور نفاق کا نہ یہ وہاں تھا وفاق کا
جو فساد تھا وہ مٹا گئے وہ سبق صلح کا پڑھا گئے

ہے عجیب نوح ﷺ یہ ماجرا عجب بھید اسکا نہیں کھلا
کہ وہ کون ایسے تھے ناخدا جو کہ ناؤ تیری ترا گئے

جو طلب ہے حافظ ناتواں تو نکال دل سے یہ لیں
ہو در رسول پہ مدح خواں جو زمیں کو خلد بنا گئے

معلوم ہوگا مرتبہ مر کر درود کا
جس دم کھلے گا حشر میں دفتر درود کا

حاصل ہو خلد میں اسے قربت رسول کی
کرتا رہے گا شغل جو اکثر درود کا

ہوتی نہیں ہے سیر طبیعت درود سے
ساقی تو جام دے ہمیں بھر بھر درود کا

پر کیف کس قدر یہ شراب طہور ہے
کیا مل رہا ہے جام میں جوہر درود کا

وہ شر مار نفس سے ہوتا ہے بے خطر
ہر وقت جس کے پاس ہے خنجر درود کا

ہوگی شفا مریض کو دم سے درود کے
تریاق بن گیا ہے یہ منتر درود کا

جانو بخیل اس کو جو پڑھتا نہیں درود
لازم ہے پڑھنا مومنو تم پر درود کا

تحقیق خود خدا بھی فرشتے بھی پڑھتے ہیں
نازل ہوا ہے حکم یہ ہم پر درود کا

ہوتا ہے پیش آپ کی سرکار میں درود
بن کر پرند جاتا ہے اڑ کر درود کا

اکسیر درد دل ہے تمہیں مومنو ضرور
پانی اگر پیا کرو بڑھ کر درود کا

واللہ اس کو حاجت مرہم نہیں ذرا
جس دل میں لگ گیا ہے یہ نشتر درود کا

ایکاش یہ لباس ہو مدفن میں دوستو
چادر درود کی ہو بستر درود کا

پہنچیں گی کب ترینیں دعائیں عرش پر
جب تک نہ ساتھ ہوگا زیور درود کا

اصلا نہیں ہے یہ میرے وہم و گمان میں
دیگا جو اجر خالق اکبر درود کا

گرمی سے آفتاب کی حافظ کو کیا خطر
سایہ رہیگا حشر میں سر پر درود کا

ہمیں سب سے بہتر وسیلہ تمہارا ہمیں ہے شفاعت کا حیلہ تمہارا
برستی ہیں حق کی وہاں رحمتیں نور جہاں ہوتا ہے قال و قیلا تمہارا
ہمیں ہے وہ کمخواب اطلس سے بہتر ملے کوئی کپڑا مٹیلا تمہارا
ہمیں تخت طاؤس سے وہ ہے برتر مدینہ کا مل جائے ٹیلا تمہارا
دئے سب شیاطین کے بجھ گئے ہوا جب کہ روشن فتیلا تمہارا
پڑھو مومنو تم درود و سلام کہ ہے فائدہ اک جلیلا تمہارا
کریں جان قربان حسینؑ و حسنؑ پر ہمیں سب سے پیارا قبیلا تمہارا
ہمیں آب حیواں سے بہتر ہے شاہا جو پانی ملے گرم سیلا تمہارا

سخی تیرے در کا ہے حافظ بھکاری
ٹلے بے لئے کب ہٹیلہ تمہارا

شاہا تیرا ہمسا کوئی دنیا میں نہیں ہے کیا دھوم تری عالم بالا میں نہیں ہے
حق نے شب اسرا میں تجھے بخشی وہ شوکت نبیوں کے کسی طبقۂ اولیٰ میں نہیں ہے
جو نور برستا ہے ترے روضہ پہ شاہا وہ نور ضیا مسجد اقصیٰ میں نہیں ہے
پیدا ہوئے دنیا میں سلاطین ہزاروں خوبی وہ کسی قیصر و کسریٰ میں نہیں ہے
جیسے ہیں فصاحت میں شہنشاہ عرب کے یہ شان و تجمل کہیں دنیا میں نہیں ہے
صورت میں ملاحت ہے جو محبوب خدا کی خوبی وہ کسی صورت زیبا میں نہیں ہے
خجلت دہ دانائے فرنگ عزت یونانی کیا انبیا نے گنبد خضرا میں نہیں ہے
جو لوگ کہ چلتے نہیں اقوال نبی پہ بہبودگی ان کے لئے عقبیٰ میں نہیں ہے
انگشت سے شق القمر اور چشمہ جاری یہ وصف تو ہر گز ید بیضا میں نہیں ہے

حافظ کو تم اب روضۂ اقدس پہ بلا لو
جینے کا مزا ملک نصاریٰ میں نہیں ہے

کروں کیا بیاں شاہ رتبہ تمہارا کہ نبیوں سے بڑھ کر ہے درجہ تمہارا
نہیں ہوتا ہم شکل رویا میں شیطاں یہ ہے معجزہ ایک زندہ تمہارا

کھڑے منتظر ہیں زیارت کو لاکھوں
مٹی ظلمت کفر دنیا سے ایک دم
جگہ تھوڑی ہی مل جائے قدموں میں ہم کو
خجل ہو گئے سب حسینان عالم

اٹھے کب یہ چہرے سے پردہ تمہارا
ہویدا ہوا حسب کہ جلوہ تمہارا
کہ جنت سے بہتر ہے روضہ تمہارا
مقابل میں آیا جو نقشہ تمہارا

کریں آپ پوری تمنا خدارا
یہ حافظ ہے ناچیز بردہ تمہارا

آئے جو یاں خیر البشر پہنچی صدا نگر نگر
آیا جو وہ نور نظر گویا ہوئے شمس و قمر
بت کافروں کے سب مٹے انکے طریقے سب مٹے
آیا جو تو اے مہ لقا ڈنکہ تیرا بجنے لگا
نور سے تیرے بیگاں روشن ہوئے ہیں دو جہاں
آتا ہے کون دلربا کس کی ہے دھوم جا بجا
توحید کا پھول خوشنما باغ عرب میں جب کھلا
ایمان کے قائل ہوئے قران پر عامل ہوئے
سن سن کلام پاک رب عاشق ہوئے اہل عرب

آمد کی ان کی ہر نبی دیتا رہا خبر خبر
اے ماہ تیرے نور کی پہنچی ضیا گھر گھر
نقارۂ توحید جب بجنے لگا ادھر ادھر
تیری خوشی سے مرحبا کہنے لگا بشر بشر
شیریں مقال سے ترے بیٹھا ہوا ثمر ثمر
آمد میں ہے کس کی قمریاں نغمہ سرا شجر شجر
لائی نوید جھومتی باد صبا سحر سحر
سب نے انہیں مانا نبی شاہد ہوا حجر حجر
سنگدلی کا قلب سے جاتا رہا اثر اثر

عظمت کا انکی کیا بیاں حافظ کرے یہ ناتواں
ہر دل ربائے سرو قدان کے رہا کمر کمر

وہ رسم جہالت چھڑا دینے والے
کیا آپ توحید سے ہم کو زندہ
کئے آکے دنیا کے فتنے فرو سب
ہوئے سنگدل دیکھکر ان کو مائل
رفیق مصیبت بنے ہر غمزدہ کے

وہ راہ ہدایت بتا دینے والے
وہ مردہ دلوں کو جلا دینے والے
قبائل کے جھگڑے مٹا دینے والے
محبت کا سکہ جما دینے والے
زمانے کی بگڑی بنا دینے والے

وہ حق سے بروز قیامت ہمارے
گناہوں کی بخشش کرا دینے والے

چھڑا کر کے دنیا کی الفت دلوں سے
وہ بندوں کو حق سے ملا دینے والے

نکالا ہمیں قعر ذلت سے آکر
وہ دوزخ سے ہمکو بچا دینے والے

مریضوں کو آکے شفا دینے والے
وہ آکے جہاں کو دوا دینے والے

ہمیں بھی کوئی جام مل جائے ساقی
شراب مصطفےٰ پلا دینے والے

کرو اے حافظ کی حاجت روائی
کہ ہو سختیوں کے مٹا دینے والے

مبارک ہو کہ وہ اللہ والا ہونیوالا ہے
کہ جس کے نور کا گھر گھر اجالا ہونیوالا ہے

نہیں ملتی حسینوں سے ملائی ان کی جب صورت
وہ پیدا ساری دنیا میں نرالا ہونے والا ہے

نکالا شرک و بدعت آکے اور توحید پھیلا کے
جہاں میں اس نبی کا بول وبالا ہونے والا ہے

جہاں میں دھوم ہے کس کی فلک پر شور ہے کسکا
یہ کسکا درجہ سب نبیوں سے اعلا ہونے والا ہے

ہوئے پیدا وہ جب آقا گرے بت منہ کے بل سارے
جہاں میں سب بتوں کا چہرہ کالا ہونے والا ہے

ہوئے کفار سب غارت بجا توحید کا ڈنکا
عرب سے کافروں کا اب نکالا ہونے والا ہے

ادب سے با وضو حافظ پڑھو صلوات تم ان پر
محمد مصطفےٰ کا قیل و قالا ہونے والا ہے

رخ روشن سے برقعہ کو اٹھا دو یا رسول اللہ
تم اپنی شکل نورانی دکھا دو یا رسول اللہ

تھپک کر نفس ظالم نے سلایا فرش راحت پر
مجھے تم خواب غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ

سراپا یہ معاصی ہوں نہیں جنت کے میں قابل
عذاب نار دوزخ سے چھڑا دو یا رسول اللہ

ہمیں کونین کی دولت بلا شک ہوگئی حاصل
اگر تم روضہ اقدس پہ بلا دو یا رسول اللہ

نہ حاجت عطر کی ہمکو نہ ہے کچھ مشک عنبر کی
ہمیں خوشبوئے پیراہن سنگھا دو یا رسول اللہ

ہوئے ہیں مردہ دل ایسے نہیں حواس کچھ ہمکو
مسیحا بن کے اب ہمکو جلا دو یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں تم ہو رفیق بیکساں تم ہو
خدا سے بخشش امت کرا دو یا رسول اللہ

در اقدس پہ اے ساقی کھڑے ہیں تشنہ لب کب سے
مئے وحدت کا پیمانہ پلا دو یا رسول اللہ

خدا را حافظ مسکیں کی آنکھیں ہو ویں نورانی
غبار روضۂ اقدس لگا دو یا رسول اللہ

خاتمہ کتاب مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی طفیل اپنے محبوب کا
ہمیں ثمرہ دے نخل مطلوب کا

ہمارے تو کر عفو جرم و خطا
ہو دارین کی دولت ہمکو عطا

یہ اب تجھسے ہے آخری التجا
قبول ہو قبول ہو ہماری دعا

بچا ہمکو تو مکر شیطان سے
تو رکھ ہمکو دنیا میں ایمان سے

تو کر دور سب فکر دنیا دنی
تو کر فضل و رحمت سے اپنے غنی

تو رکھ امن میں ہمکو صبح و مسا
قبول ہو قبول ہو ہماری دعا

کسی کا نہ تو ہمکو محتاج کر
رہے تیری رحمت کی ہم پر نظر

بچا ہمکو دنیا کی آفات سے
ہمیں کر غنی جملہ حاجات سے

نہ کر سختیوں میں ہمیں مبتلا
قبول ہو قبول ہو ہماری دعا

طریق نبی پر چلانا ہمیں شفا دے مریضونکو دے فضل سے		ضلالت سے ہر دم بچانا ہمیں غریبونکی فریاد سن عدل سے
تو دے ہمکو دنیا میں صدق و صفا		قبول ہو قبول ہو ہماری دعا
تو ہو بیکسی میں ہمارا شفیق ہماری تو کر تیرہ بختی کو دور		تو ہووے بیسی میں ہمارا رفیق ہو حاصل ہمیں خرمی اور سرور
تو دے شرک بدعت سے ہمکو بچا		قبول ہو قبول ہو ہماری دعا
ترا نام یارب ہو ورد زباں ہمارا تو کر کینہ سے سینہ صاف		بوقت نزع کلمہ ہووے رواں ہماری تو کر غلطیونکو معاف
ہمیں فکر دنیا سے کر دے رہا		قبول ہو قبول ہو ہماری دعا
شفیع ہوں قیامت میں خیر الانام الٰہی بحق بنی فاطمہ		علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
ہے حافظ کا تجھ سے یہی مدعا		قبول ہو قبول ہو ہماری دعا

تمت

در نعت

وہ ماہ عرب شاہ کون مکاں ہر طرف ضو فشاں جبکہ ہونے لگا
ہوا بخت بیدار جن و بشر نصیب عزازیل سونے لگا

ہوا جبکہ پیدا وہ رشک چمن عنادل ہوئے ہر طرف نغمہ زن
مسرت میں ہر ایک تھا مرد و زن امیر شیاطین رونے لگا

صنم ہائے کعبہ ہوئے سرنگوں ہوا بت پرستوں کو پیدا جنوں
پڑے کاہنوں نے ہزاروں فسوں ہر اک جیاں حسرت سی کھونے لگا

حلیمہ کے گھر سے نحوست گئی ہوئی مہماں اوس کے حق کے نبی
ہوئی ایسی شہرت گلی در گلی مقدر فراخی پہ ہونے لگا

ہوئی شرک سے پاک ساری زمیں ہوئے سایہ افگن رسول امیں
پھر اگر کہ آپس کا رب بعض و کیں تخم الفت ہر اک دل میں بونے لگا

کرے مدح کیا حافظ ناتواں ہے توصیف سے ان کی قاصر زباں
وہ اکسیر اعظم تھا ان کا بیاں کدورت دلوں سے وہ دھونے لگا

سلسلے کا ایسے ختم ہے

مولوی حکیم حافظ ضیاء الدین صاحب دہلوی سبزی منڈی

شہر مظفر نگر

تقریظ از جناب مولوی احمد اللہ صاحب عمری نقشبندی مجددی چشتی صابری مظفرنگری کان اللہ لہٗ

بندۂ آثم نے اور صوفی مقصود علی صاحب دیوبندی نے حافظ مولوی عزیزالدین صاحب دہلوی کے کلام بلاغت نظام کی تصحیح و تنقیح کی ماشاءاللہ کلام پراثر ہے دل سے نکلا دل میں ہی اسکا گھر ہے زمانۂ موجودہ کی حشو و زاید سے پاک ہے ہجو ملیح او جبک الشئ یعمی و یصم کے خار و خس سے بالکل صاف اور تابناک ہے اللہ تعالیٰ مصنف ممدوح کو جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ بے بہا مجموعہ آپ کے حق میں باقیہ و صالحہ بناے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حسان مظفرنگری

نوٹ حکیم صاحب موصوف کے یہاں سے ہر ایک مرض کہنہ ہو یا جدید دوا تیار ملتی ہے آنکھوں کی نہایت مفید دوائیں ملتی ہیں